مولانا حسن مثنیٰ ندوی

مشاہیر کے خطوط

گزشتہ شمارہ سے "ثقافت" نے مندرجہ بالا عنوان سے مشہور شخصیتوں کے مکاتیب شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور مختصراً یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ ان مکتوبات کو آج کے دور میں کیا اہمیت حاصل ہے اور ان سے کن کن حقائق پر روشنی پڑتی ہے۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی وہ مراسلت تھی جو علامہ اقبال اور حضرت مولانا شاہ سلیمان پھلواروی کے درمیان ہوئی تھی اور جس کا ابتدائی واسطہ جناب خواجہ حسن نظامی کے خطوط تھے۔ اب ہم دو اور خطوط شائع کر رہے ہیں۔ یہ خطوط جناب حکیم نور الدین صاحب خلیفۂ اوّل (قادیان) کے ہیں۔ ان میں کا ایک خط تو حضرت مولانا شاہ سلیمان پھلواروی کے نام ہے اور دوسرا حضرت موصوف کے بڑے صاحبزادے مولانا شاہ حسن میاں کے نام ہے۔ ان خطوں کو پڑھنے سے پہلے یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ "ثقافت" کا مقصد ہرگز وہ مناظرہ نہیں جو عام طور پر مذہبی فرقوں میں رائج ہے۔ ان خطوط کی اشاعت فقط مشاہیر کے خطوط کی حیثیت سے کی جا رہی ہے۔ البتہ ان سے بعض دلچسپ حقائق پر ضرور روشنی پڑتی ہے۔ (ادارہ)

جناب حکیم نور الدین صاحب نے ۱۹۰۱ء میں مولانا شاہ محمد سلیمان پھلواروی کو مندرجہ ذیل خط لکھا تھا:

حضرت مولانا المکرم المعظم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس خاکسار کو تفہیماتِ الٰہیہ شاہ ولی اللہ دہلوی کا شوق ہے اور مختلف امکنہ سے اس کے اجزاء مجھے میسر آئے والحمد للہ رب العالمین۔ سید محمد حسین وزیر اعظم پٹیالہ۔ مولوی عبد العزیز ساکن کوم لدھیانہ۔ سید احمد ولی اللہی دہلوی سے۔ مگر پھر بھی کتاب پوری نہ ہوئی۔ خاکسار نے سید نور الحسن خاں[1] بالقابہ کو عریضہ لکھا اور انھوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت مولانا الاستاذ شاہ سلیمان پھلواروی کے پاس کامل نسخہ ہے، اس لئے یہ عریضہ پیش خدمت کر کے امیدوار ہوں، کتاب کو کسی طرح کامل کروں، یا حضرت کے خدام میں کوئی کاتب ہو اور وہ لکھ دے یا حضور مجھ بیچمیرز پر اعتماد فرمائیں۔ مجھے ہزاروں سے زیادہ لاکھوں تو ضرور جانتے ہیں اور ہر طرح المینان دلانے کو حاضر ہوں۔ میرا نام نور الدین ہے اور اس وقت قادیان میں مرزا قادیانی کے مریدوں کا مرجع ہوں۔ یا کوئی اور تدبیر حضور کریں والاجر من اللہ الکریم۔ نیز انسان کامل عبد الکریم الجیلی کی کوئی بسیط یا وسیط شرح حضور کے مکتبہ میں ہو تو اس کا شوق ہے۔ (۱۸ اپریل ۱۹۰۱ء)

امیدوار جواب نور الدین از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

---

[1] نواب نور الحسن خاں مرحوم ابنِ نواب سیّد صدیق حسن خاں والیٔ بھوپال۔

جناب حکیم نورالدین صاحب نے ایک اور خط مولانا شاہ سلیمان کے فرزند اکبر مولانا شاہ حسن میاں کے نام لکھا تھا وہ بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ حکیم صاحب کے یہ دونوں خطوط ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اصالتاً موجود ہیں۔

مندرجہ بالا خط سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکیم نورالدین صاحب اچھا علمی ذوق رکھتے تھے۔ اور ایسی کتابوں کی تلاش میں رہتے تھے جن سے ان کے خاص مشن کی تائید کا کوئی پہلو نکل سکتا ہو۔

دوسری چیز اس خط سے یہ مترشح ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کا اور خاص طور پر حضرت شاہ صاحب پھلواروئیؒ کا خاصا احترام کرتے تھے۔ اور ان کے اندر انکسار اس درجے تھا کہ تخاطب کے وقت اپنے "منصب خلافت" سے بہت نیچے اتر کر بات کرنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے تھے۔ محض کتاب (تفہیمات الٰہیہ) حاصل کرنے کے شوق میں اس قدر گر کر بات کرنا تو سمجھ میں نہیں آتا۔ ہاں ایک شبہ ضرور ہوتا ہے کہ اس انکسار طبع کی وجہ شاید یہ ہو کہ وہ دل سے اپنے مرشد جناب غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی نہ سمجھتے ہوں اور اس لئے اپنے آپ کو بھی ایک واقعی نبی کا خلیفہ نہ جانتے ہوں۔ اس کا ثبوت ان کے اس جملے سے ملتا ہے:

"اس وقت قادیان میں مرزا قادیانی کے مریدوں کا مرجع ہوں"۔

یہ یقین نہیں آسکتا کہ ایک شخص یہ الفاظ اس شخصیت کے متعلق لکھے جسے وہ نبی تسلیم کرتا ہو۔ اور پھر "امتی" کی بجائے "مریدوں" کا لفظ تحریر کرے۔ پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حکیم صاحب موصوف اس گومگو کی حالت میں تختِ خلافت پر کیوں زندگی بھر متمکن رہے؟ اس سوال کا جواب ہمارے ذمے تو نہیں لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ عقائد سے قطع نظر ایک فعال جماعت کو چھوڑ کر الگ ہو جانے کی بجائے انہوں نے یہ زیادہ مناسب سمجھا کہ اس سے کچھ مفید تبلیغی کام لئے جائیں، غالباً یہی سبب ہے کہ تبلیغ کے ضمن میں انہوں نے بعض مبلغین کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ یورپ میں مرزا صاحب کا نام بھی نہ لیں صرف اسلام پیش کریں۔

حکیم نورالدین صاحب کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کے مقام کے متعلق اختلاف ہو گیا کہ وہ نبی تھے یا مجدد۔ نبی ماننے والوں کے ترجمان "الحکم" ۲۸ دسمبر ۳۶ء میں خلیفۂ حال مرزا بشیر الدین محمود صاحب اپنے ایک مکتوب کے آخر میں لکھتے ہیں:

"الحکم جس کا نام ہی بتا رہا ہے کہ ابتدائے ایام سے سلسلے کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا درجہ سمجھتے تھے اپنی ظاہری صورت میں بھی زندہ ہے"......

لیکن جناب حکیم نورالدین صاحب کا یہ جملہ کہ: "اس وقت قادیان میں مرزا قادیانی کے مریدوں کا مرجع ہوں" اس حقیقت پر اچھی روشنی ڈالتا ہے کہ ابتدائے ایام سے سلسلے کے افراد جناب مرزا صاحب کا کیا درجہ سمجھتے تھے۔ ہمارے خیال میں خلیفہ نورالدین صاحب کے جملے سے لاہوری جماعت کی زیادہ تائید ہوتی ہے۔ بہر حال یہ فیصلہ کرنا ہمارا منصب نہیں ہم نے تو محض مکتوب کی حیثیت سے اسے درج کیا ہے۔ اس کے بعد اب دوسرا مکتوب ملاحظہ فرمائیے جو حکیم صاحب موصوف نے اسی سلسلے میں حضرت شاہ صاحبؒ کے فرزند اکبر مولانا شاہ حسن میاںؒ کے نام لکھا ہے: